السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن دعوت و محفل کا انعقاد کرتے اوراس میں مہمانوں کو مدعو کرتے ہیں جو اکھٹے ہو کر قرآن مجید سیرت الرسول ﷺ اور دعائیں پڑھتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ اسراء و معراج کے موقعہ پر بھی اسی طرح کرتے صدقہ کرتے اور کھانا کھلاتے ہیں تو یہ سوال یہ ہے کہ کیا یہ فعل جائز ہے یا حرام ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ کی محبت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ بلکہ اسوقت تک ایمان مکمل ہی نہیں ہوسکتا۔ جب تک کسی کو اپنی اولاد والدین اپنی جان اور تمام لوگوں سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے محبت نہ ہو اسی طرح بلاشک وشبہ آپ کی محبت و تعظیم کا یہ بھی تقاضا ہے۔ کہ آپ ﷺ کی شریعت کا اتباع اور آپ کی سنت کی پیروی کی جائے آپ سے پیش قدمی نہ کی جائے۔ اور آپ کی لائی ہوئی شریعت میں کوئی ایسی چیز داخل نہ کی جائے۔ جو شریعت میں سے نہ ہو کیونکہ کوئی شخص اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت کےلئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبانی اپنے بندوں کےلئے مقرر نہ کیا ہو تو وہ درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر نعوذ باللہ یہ الزام لگاتا ہے کہ آپ نے دین کو ادھورا چھوڑا ہے حالانکہ کوئی مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امت کو بدعات سے بچنے کی تلقین فرمائی اور ارشاد فرمایا :

ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعة ضلالة (مسند احمد)

''اپنے آپ کو دین میں نئی باتوں سے۔بچاؤ کیونکہ ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے''

آپ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کی سنت اور آپ کے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کیا جائے۔ لاریب! نبی کریم ﷺ کی تعظیم عبادت ہے۔ لیکن اگر آپ ﷺ کی تعظیم اس طریقے سے کی جائے جو سنت سے ثابت نہیں تو پھر یہ تعظیم بدعت بن جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن کو عید کے طور پر منانا اس طرح محفلوں کا انعقاد کرنا صدقہ کرنا اور دعوتوں کا اہتمام کرنا بلاشک وشبہ بدعت ہے۔ ایک مرد مومن کے شایان شان صرف یہ بات ہے کہ وہ صرف اسی بات پر عمل کرے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو کیونکہ دین میں جو نئی بات ایجاد کرلی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور جس سے آپ نے منع فرمادیا ہے۔ اس میں خیر کا کوئی پہلو نہیں اگر اس میں خیر کا کوئی پہلو ہوتا تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین یقیناً اور سب سے بڑھ کر اس کا اہتمام فرماتے۔

عید میلاد کی بدعت تو چوتھی صدی ہجری میں شروع ہوئی پہلی تین افضل صدیوں میں اس کا نام ونشان نہ تھا اگر عید میلاد حق ہوتی تو ابتدائی صدیوں کے مسلمان بھی یقیناً اس کا ہم سے بڑھ کر اہتمام فرماتے۔ اگر آپ حب رسول ﷺ کے دعوے میں سچے ہیں۔ تو آپ ﷺ کی اتباع کیجئے۔ کیونکہ آپ کی اتباع اور پیروی ہی سراپا خیر وبھلائی ہے لہذا مسلمان بھائی! آپ ﷺ کی پیروی کو اختیار کیجئے اور ان بدعات کو ترک کیجئے۔

تعجب ہے کہ بعض لوگ اس بدعت کا اس قدر شدہد اہتمام کرتے ہیں گویا یہ سب سے بڑا واجب اور فرض ہو لیکن نبی کریم ﷺ سے ثابت شدہ صحیح سنتوں کے بارے میں بے حد سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لہذا اس طرز عمل سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہوئے کہنا چاہیے کہ ''سمعنا واطعنا'' امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ اس امت کے آخر دور کی اصلاح بھی صرف اور صرف اسی چیز سے ممکن ہوگی جسے سے اس امت کی ابتدائی دور کی اصلاح ہوئی تھی۔

اس طرح معراج کے بارے میں بھی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین یا قرون مشہود لھا بالخیر کے مسلمانوں میں سے کسی سے بھی یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے معراج کی مناسبت سے کسی محفل کا انعقاد کیا ہو اگر اس کا تعلق شریعت سے ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے ضرور بیان فرمادیتے۔ بلکہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور باقی امت کو بھی اس کی ضرور دعوت دیتے۔

یہ بھی قطعاً ثابت نہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کے دن یا رات کو ہوئی ہو اور نہ یہ ثابت ہے کہ معراج 27 رجب کو ہوا بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت 12 کو نہیں بلکہ 9 ربیع الاول کو ہوئی اسی طرح معراج کے بارے میں بھی مشہور بات یہ ہے کہ ربیع الاول میں ہوا قرین قیاس یہی بات معلوم ہوتی ہے اگرچہ یہ بھی محل نظر ہے۔ تاہم کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں کہ معراج رجب میں ہوا یا رمضان میں یا ربیع الاول میں ؟ گویا معراج اور میلاد کی یہ بدعت کسی بنیاد پر استوار نہیں ہے۔ نہ شرعی اعتبار سے نہ تاریخی طور پر لہذا عقل ونقل دونوں کا تقاجا ہے کہ ان محفلوں کے انعقاد سے اجتناب کیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ]

جلد دوم